زکوٰۃ کے مسائل

المرتب

مولانا رضوان احمد ساحل برکاتی

(خطیب و امام: جناتی مسجد سیالدہ)

سکریٹری: جماعت رضائے مصطفیٰ، سنٹرل ایونیو کولکاتا

باھتمام: مولانا جمیل الرحمٰن رضوی مصباحی

صدر: جماعت رضائے مصطفیٰ

نظرثانی: مولانا روشن ضمیر رضوی (بیل گچھیا)

نائب صدر: جماعت رضائے مصطفیٰ

رابطہ نمبر: 9433255209, 9330984181, 8910992141

خوشخبری

جماعت اہل سنت کے لئے یہ نہایت مسرت کی بات ہے کہ آئندہ ۲۵ رصفر المظفر ۱۴۴۰ھ کو عرس صد سالہ اعلیٰ حضرت کی تیاری زور وشور سے جاری ہے۔ لہٰذا جماعت رضائے مصطفیٰ سنٹرل ایونیو کولکاتا نے اس موقع پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیفات میں سے کسی ایک مختصر رسالہ کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور صاحب ثروت حضرات سے اپیل ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت کا ذمہ قبول کریں نیز مسلک اعلیٰ حضرت کو پروان چڑھانے اور فروغ دینے میں اپنا مخلصانہ تعاون پیش کر کے جماعت رضائے مصطفیٰ کو مضبوط بنائیں۔

جماعت رضائے مصطفیٰ، سنٹرل ایونیو کولکاتا

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔اس پر عمل اور اس کی بجا آوری ہر مسلمان مکلّف مرد وعورت پر واجب و لازم ہے ورنہ کوئی عمل عنداللہ مقبول نہ ہوگا۔اس کی عدم ادائیگی پر احادیث کثیرہ میں شدید وعیدیں وارد ہیں۔ بزرگوں نے اس کی اہمیت پر بہت سی کتابیں تصنیف وتالیف فرمائیں۔

زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ جس مسلمان کے پاس نصاب کے مطابق مال و دولت ہو وہ ہر سال حساب لگا کر اپنی اس دولت کا چالیسواں حصہ غریبوں، مسکینوں اور دوسرے نیک کاموں میں اللہ اور رسول کے ارشاد کے مطابق خرچ کر دیا کرے۔
قرآن پاک میں نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی بھی تاکید کی گئی ہے۔

قرآن کریم کی آیات اور احادیث طیبہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید آئی ہے اور نہ ادا کرنے والوں پر طرح طرح کے عذاب کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے **وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْم۔**

ترجمہ: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔سورۃ توبہ پارہ-10)

حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس سونا' چاندی (یعنی مال و دولت) ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے (یعنی زکوٰۃ وغیرہ نہ دیتا ہو) تو قیامت کے دن اس کے واسطے آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں اور زیادہ گرم کر کے ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پشت کو داغا جائے گا اور اس طرح بار بار ان تختیوں کو دوزخ کی آگ میں تپا کر اس شخص کو داغا جاتا رہے گا اور روز قیامت کی پوری مدت میں اس عذاب کا سلسلہ جاری رہے گا اور وہ مدت پچاس ہزار سال کی ہوگی۔(تو گویا پچاس ہزار سال تک اس کو داغا جاتا رہے گا)

کتب فقہہ میں زکوٰۃ کے وجوب کیلئے چند شرطیں ہیں۔ان میں سے کسی ایک کے نہ پائے جانے سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی اور تمام شرطوں کے پائے جانے پر بہر حال زکوٰۃ واجب ہوگی اور ادا نہ کرنے پر بندہ سخت عذاب کا مستحق ہوگا۔

حقیقت زکوٰۃ: زکوٰۃ کے لغوی معنی پاکیزگی بڑھوتری کے آتے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں مال کے اس مخصوص حصے کو کہا جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر چند شرطوں کے ساتھ واجب کیا ہے اور انہیں حکم دیا کہ وہ مخصوص قسم کے لوگوں کو بغیر کسی معاوضہ اور بدلہ کے اس کا مالک بنا دیں۔

ملک تام: وجوب زکوٰۃ کی شرطوں میں سے سب سے اہم اور بنیادی شرط ملک تام ہے یعنی اسلام اس مال پر حکم زکوٰۃ نافذ کرتا ہے جو کسی مسلمان کے پاس موجود ہو بلکہ صرف اور صرف اس مال پر ہی زکوٰہ واجب ہوتی ہے جس پر اس کی مکمل ملکیت حاصل ہو۔رہ گیا وہ مال جس پر ملکیت تامہ حاصل نہ ہو تو ایسے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

لہٰذا جو مال گم ہو گیا ہو تو اگر چہ وہ گمشدہ مال اسی شخص کی ملکیت میں رہتا ہے جس کی ملکیت میں وہ گم ہونے سے پہلے تھا تاہم اس مال پر زکوٰۃ اس لئے واجب نہیں

ہے کہ اس شخص کے قبضے میں نہیں ہے۔

مال کا نامی ہونا : وجودزکوٰۃ کی دوسری شرط مال کا نامی ہونا ہے مگر شریعت کی زبان میں نامی اس مال کو کہتے ہیں جس میں حقیقتاً یا حکماً افزائش اور زیادتی کی صلاحیت ہو اور صاحب مال کو اس سے نفع اور زیادتی حاصل ہو سکے یا پھر تجارت اور بزنس کے ذریعہ آدمی کو فائدہ پہنچانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ زکوٰۃ صرف ایسے ہی مال میں واجب ہے۔

مال کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا : اسلام نے وجوب زکوٰۃ کیلئے مال کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا بھی شرط قرار دیا ہے۔ جو اموال انسانی حاجات وضروریات میں مشغول ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ زیورات چونکہ زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کیلئے تیار کئے جاتے ہیں لہٰذا وہ حاجت اصلیہ کے دائرے سے باہر ہیں اور مقدار کو پہنچنے کی صورت میں ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

دین(قرض سے محفوظ ہونا) : وجوب زکوٰۃ کی ایک شرط مال کا دین سے محفوظ ہونا ہے یعنی اگر کسی شخص کے پاس ڈھیروں مال ہے مگر اس کے ذمہ ایسا قرض ہے کہ بندوں کی طرف سے اس کا مطالبہ ہوسکتا ہے تو اسلام اس مال سے زکوٰۃ دینے کا حکم نافذ نہیں کرتا کیونکہ یہ مال اب گویا اس کی حاجت اصلیہ کا ایک حصہ ہے اور وجوب زکوٰۃ کیلئے حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا لازم ہے۔

مسائل ضروریہ

مسئلہ (۱) : زکوٰۃ جسے دی جائے اس سے یہ کہنا کچھ ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کا مال

ہے۔(فتاویٰ امجدیہ کتاب الزکوٰۃ)۔

فکسڈڈیپازٹ کی زکوٰۃ : لوگ اپنے روپیوں کو بینکوں، ڈاکخانوں میں ایک متعینہ مدت کیلئے جمع کر دیتے ہیں۔

مسئلہ : اس رقم پر ہر سال کچھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ان رقموں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ اس کا حل یہ ہے کہ جو رقم خود آدمی نے جمع کیا ہے وہ بینک وغیرہ پر قرض ہے لہٰذا اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ : زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا یوں ہی حج کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سے ہر وہ کام جس میں تملیک نہ ہونا جائز ہے۔(فتاویٰ عالمگیری)

(۱) سونے کا نصاب 7.5 تولہ ہے اور چاندی کا نصاب 52.5 تولہ ہے۔ سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دی جائے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازار بھاؤ سے سونا چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دے(کتاب فقہ)

مسئلہ (۲) : جن زیورات کا مالک عورت ہو خواہ وہ میکے سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر اس کا مالک بنا دیا ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے۔ اور جن زیورات کا مالک مرد ہو اور عورت کو صرف پہننے کو دیا ہے مالک نہیں بنایا ہے تو ان سب زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے عورت پر نہیں۔(فتاویٰ رضویہ شریف)

(۳) اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو بلکہ صرف نوٹ اور روپئے پیسے ہوں تو کم سے کم اتنے روپئے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے 7.5 تولہ سونا یا 52.5 تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہو تو وہ شخص صاحب نصاب

ہے۔اس کونوٹ اور روپے پیسے کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔
(کتب فقہہ)

بینکوں میں قسط وار رقم جمع کرنے کی ایک اسکیم لائف انشورنس ہے۔اس میں جو رقم جمع کی گئی ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ جمع کرنے والا مالک نصاب ہو۔

نوٹ : واضح ہو کہ ساڑھے سات تولہ سونا کا جدید وزن 93 گرام 312 ملی گرام ہے اور ساڑھے باون تولہ چاندی کا جدید وزن 653 گرام 184 ملی گرام ہے۔.....(ماہ نامہ اشرفیہ شمارہ مئی 2004ء)

اگر کسی کے پاس صرف چاندی یا صرف سونا ہو اور کوئی مال زکوٰۃ نہ ہو اور وہ چاندی یا سونا نصاب سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔اسی طرح اگر کسی کے پاس صرف روپئے چاندی نصاب سے کم ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ نہیں۔لیکن اگر صورتحال یہ ہو کہ کچھ سونا کچھ چاندی کچھ روپئے ہوں تو سب ملایا جائے گا۔اب دیکھا جائے گا کہ اتنے روپئے میں 52.5 تولہ چاندی ملتی ہے کہ نہیں۔اگر ملتی ہے تو پوری رقم پر زکوٰۃ واجب ہے اور اسے سال بسال ادا کرے کہ اسی میں آسانی ہے اور یہی افضل ہے۔
کرایہ پر چلنے والی بسوں، ٹرکوں اور ٹیکسیوں پر زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ ان کی آمدنی پر واجب ہے۔

مسئلہ : اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔(بہار شریعت)

مسئلہ : عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔(ایضاً)

مسئلہ : فقیر اگر عالم ہو تو اسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔مگر عالم کو دے تو

اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدنظر ہو ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں۔

مسئلہ : بدمذہب، بدعقیدہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔لہٰذا وہ لوگ جو توہین خدا و تنقیص شان رسالت کے مرتکب ہیں جیسے وہابیۂ زمانہ جن کو اکابر علما حرمین طیبین نے بالاتفاق کافر و مرتد فرمایا اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں انہیں زکوٰۃ دینا حرام اور سخت حرام ہے اور دی تو ہرگز ادا نہ ہوگی۔(بہار شریعت، جلد-5)

مسئلہ: تجارت کی نیت سے خریدی ہوئی زمین، پلاٹ، تعمیر کردہ مکانات، بنگلے، کوٹھیاں، بلڈنگ وغیرہ پر سال گزرنے پر ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ : مستحب یہ ہے کہ مستحق کو اتنا دیں کہ کم از کم ایک دن اپنے اہل و عیال کا خرچ اٹھا سکے۔پیشہ ور فقیر تو ہر جگہ مانگ سکتا ہے۔
(درمختار، ج:2، ص:93)

مسئلہ : بینک کا پوسٹ آفس میں سیونگ و چالو کھاتوں کی رقم پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ: کرا کری کے سامان، شامیانوں، دیگوں، فرنیچر، ٹب وغیرہ کرایہ پر دینے کیلئے ہوں تو ان پر نہیں بلکہ کرائے کی سالانہ بچت پر زکوٰۃ ہے۔

مسئلہ : جس شخص نے اپنے خادم، نوکر، نوکرانی یا خوشخبری لانے والے کو یا ہدیہ لانے والے کو یا غریب پوسٹ مین کو یا اور کسی کو خوش ہو کر زکوٰۃ دی ادا ہوگئی بشرطیکہ کسی بدلے میں نہ لگائے صرف دل میں نیت کافی ہے۔عید بقرعید میں بھی دل میں نیت کر کے عیدی تحفہ وغیرہ کہہ کر نوکر، رشتہ دار کو دے سکتے ہیں۔(عالمگیری، جلد اول، ص:19)

مسئلہ: جس کو بھی زکوٰۃ دیں اس کا شرعی فقیر ہونا ضروری ہے۔سوائے عامل و مسافر کے۔فقیر وہ ہے جس کے پاس سونا چاندی نقد کی قیمت 52.5 تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے صاحب نصاب نہیں ہے۔یوں ہی اس پر اتنا قرض ہو کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تب بھی وہ فقیر ہے۔

مسئلہ: وہ غریب عورت جس کا مہر شوہر پر واجب الادا ہے وہ شوہر اگرچہ مالدار بھی ہے یہ عورت اپنے شوہر کے سوا غیر سے زکوٰۃ لے سکتی ہے۔

مسئلہ: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے کسی سائل نے پوچھا کہ سونے چاندی کے زیورات جو روزانہ عورتیں استعمال کرتی ہیں اور کچھ اس طریقے سے رکھے رہتی ہیں انہیں استعمال نہیں کرتی ہیں تو کیا ان دونوں پر زکوٰۃ ہے؟
آپ نے فرمایا زیور پر مطلقاً زکوٰۃ ہے، ہر وقت پہنے رہیں خواہ کبھی نہ پہنیں (احکام شریعت حصہ دوم، ص:141)

نوٹ: شرع میں فقیر یہی ہے بھیک مانگنے والا عرفی فقیر ہے جو مالدار ہونے پر بھی فقیری کرتا ہے۔

☆☆☆

کام وہ لے لیجئے، تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا، تم پہ کروڑوں درود

جماعت رضائے مصطفیٰ کا مختصر تعارف

امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے 7/ربیع الاول 1339ھ، 1920ء کو جماعت رضا مصطفیٰ کے نام سے ایک کل ہند تحریک کی بنیاد ڈالی۔ ابتدا میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی حیثیت ایک مقامی جماعت کی تھی مگر بہت جلد ہی اپنے طریقۂ کار اور مسلمانوں کیلئے مذہبی و مسلکی رہنمائی کے پیش نظر اس تنظیم نے مرکزی حیثیت حاصل کر لی اور آج الحمدللہ پورے برصغیر میں اس کی متعدد شاخیں قائم ہیں۔آپ کے شہر کولکاتا میں بھی چند سال قبل مرکز اہل سنت بریلی شریف سے باضابطہ اجازت حاصل کر کے جماعت رضائے مصطفیٰ کی ایک شاخ سنٹر ایونیو کولکاتا میں قائم کی گئی جس کے ذریعہ گاہے بگاہے اہل سنت والجماعت کی ترویج و اشاعت کے لئے دینی اور مذہبی کے علاوہ عوام کو اپنے مرکز سے جوڑنے کیلئے شب و روز کوششیں کی جارہی ہیں۔2018ء میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا عرس پاک پورے عالم اسلام میں جشن صد سالہ کے طور پر منایا جائے گا۔اس موقع پر اپنے اپنے علاقوں اور محلوں میں دینی و مسلکی تقریبات کا اہتمام کریں اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے بے لوث خدمات کو احسن طریقے سے مسلمانوں کے درمیان عام کر کے مجدد اسلام کی بارگاہ میں تاریخ ساز خراج عقیدت پیش کریں۔

☆☆☆